میں نہیں رہ سکتے" مرحوم نے پوچھا "آخر کیسے؟" میں نے عرض کیا "میں نے جو کچھ کہا ہے اُس کو مجذوب کی ایک بڑ سمجھیے۔ اور مجذوب کا حال یہ ہے کہ بات تو پتہ کی کہتا ہے۔ لیکن "کیوں" اور "کیسے" سے واسطہ نہیں رکھتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مرحوم علی گڈھ پہنچے اور وہاں سے غالباً ایک یا ڈیڑھ ماہ کے بعد ہی واپس ہو گئے۔ مدراس پہنچ کر مرحوم نے مجھ کو لکھا "میں آپ کے علمی اور ادبی کمالات کا تو پہلے سے معترف تھا مگر اب آپ کی ولایت کا بھی قائل ہو گیا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ" مرحوم اس زمانہ میں "دین و دنیا بہم آمیز کہ اکسیر انیست" کا سب سے بہتر نمونہ تھے۔ پورے ہند و پاک میں ان جیسے لوگ کم ہی ملیں گے۔ حق تعالیٰ کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے اور اُن کی قبر ٹھنڈی رکھے۔ آمین۔

ڈاکٹر عبدالکریم گرمانوس ہنگری کے مشہور مستشرق اور اسلامیات کے نامور فاضل اور محقق ہیں۔ ایک ربع صدی قبل وسوا بھارتی (شانتی نکیتن) میں اسلامیات کے پروفیسر کی حیثیت سے کئی سال تک مقیم رہ چکے ہیں۔ اسی زمانہ میں دلی کی جامع مسجد میں مشرف باسلام ہوتے۔ اب آج کل ان کے بقول پورے ملک ہنگری میں وہ اور ان کی بیوی بس یہ دونوں ہی تنہا مسلمان ہیں۔ اسلام کی وجہ سے ہنگری کے گذشتہ انقلاب میں دونوں کو کچھ سختیاں بھی جھیلنی پڑیں۔ لیکن انھوں نے ذرا پروانہ کی اور دین قیم پر قائم رہے۔ پچھلے دنوں حکومتِ ہند کی دعوت پر سرکاری مہمان کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب موصوف نے مع اپنی بیوی کے ملک کے مختلف بڑے بڑے شہروں اور یونیورسٹیوں کا دورہ کیا اور ہر جگہ اسلامیات یا عربی زبان و ادب پر لکچر دیتے۔ اسی سلسلہ میں موصوف کلکتہ بھی آئے تھے اور یہاں یونیورسٹی میں جدید عربی ادب پر چار لکچر دیتے۔ ایک دن مدرسۂ عالیہ کلکتہ کے اساتذہ اور طلبار کو خاص مصری لب و لہجہ میں عربی میں خطاب کیا۔ موصوف کا کلکتہ میں قیام چار روز رہا اس لئے ان کو بہت قریب سے دیکھنے اور اطمینان سے گفتگو کرنے کا کافی موقع ملا۔ موصوف کی عمر ۷۳ سال ہے۔

لیکن صحت اور توانائی۔ شگفتہ روی اور خندہ جبینی کی وجہ سے بالکل ۳۵ یا ۴۰ برس کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس عمر میں بھی آج کل چودہ گھنٹے روزانہ ان کے کام کا اوسط رہتا ہے علم و فضل کے علاوہ ہفت زبانی کا یہ عالم ہے کہ جرمنی، فرانسیسی، عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ انگریزی اور ہنگری ان سب زبانوں سے نہ صرف یہ کہ واقف ہیں بلکہ اُن میں بے تکلف تقریر کر سکتے ہیں اور ان زبانوں کے مصنف ہیں۔ آج کل جدید عربی ادب کی تاریخ جرمنی زبان میں لکھ رہے ہیں پانسو صفحہ کی پہلی جلد لکھی جا چکی ہے۔ اسی ضخامت کی ابھی دو جلدیں اور لکھی جائیں گی۔ ڈاکٹر گرمانوس کو دیکھ کر اس لحاظ سے بڑی حسرت ہوئی کہ ایک ہم ہیں کہ یہاں خالص علمی زندگی بسر کرنے کے معنی ہیں خودکشی کرنا۔ نہ اُس کی صحت درست۔ نہ معاشی اطمینان اسے حاصل۔ نہ قوم میں اُس کی پوچھ اور نہ حکومت میں اُس کا وقار۔ لیکن اس کے برخلاف ایک یہ لوگ ہیں کہ نفس مطمئنہ کی دولت و سعادت انھیں حاصل ہے۔ اور ہر طرف سے مطمئن ہو کر شب و روز علمی تحقیق و اکتشاف کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس تہتر برس کی عمر میں بھی موصوف ہیں وہ جیتی۔ پھرتی۔ ارجی اور کام کرنے کی طاقت ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر گرمانوس سے ہی معلوم ہوا کہ اُن کی بوڈاپسٹ کی یونیورسٹی میں ترسٹھ لڑکیاں اور لڑکے ہیں جنہوں نے بی۔ اے میں اسلامی تاریخ کا مضمون لے رکھا ہے اور تین طلبا ہیں جو عربی ادب میں یونیورسٹی کے سب سے بڑے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں! کوئی بتائے کہ ان مضمونوں میں طلباء کی اتنی بڑی تعداد ہند کی کسی یونیورسٹی میں بھی ہے؟ جہاں اب بھی مسلمان ساڑھے چار کروڑ کی تعداد میں موجود ہیں۔ افسوس!

ایک ہم ہیں کہ ہوئے ایسے پشیمان کہ بس ایک وہ ہیں کہ جنہیں چاہ کے ارماں ہوں گے

پچھلے دنوں کلکتہ میں جو آل انڈیا لنگویج کانفرنس ہوئی۔ اور اس کے بعد مغربی بنگال کی اسمبلی میں زبان سے متعلق ریاست کے وزیر اعظم ڈاکٹر رائے نے خصوصاً اور دوسرے ممبران